

زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کی روداد منعقدہ 17 مارچ 2020ء

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر چیئرمین اور گورنر اسٹیٹ بینک	
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری و ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اینڈ بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب عاطف آر بخاری	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حنیف مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب ہارون الرحمن	کمیٹی سیکریٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 20ء کے امکانات

- 1- شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے کمیٹی کو 28 جنوری 2020ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد اہم کلی معاشی اظہاریوں میں ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ملکی و عالمی اظہاریوں میں بالعموم اور کووڈ-19 کے حوالے سے بالخصوص ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔
- 2- آغاز میں کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ حالیہ کورونا وائرس کی وبا کے پھیلاؤ کو پیش نظر رکھتے ہوئے پریزنٹیشنز کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ابتدا سے پہلے کے معاشی حالات کے جائزے سے کی گئی۔ پھر پاکستان پر خصوصی توجہ مرکوز کرتے ہوئے عالمی معیشت پر وبا کے اثرات، عالمی اور ملکی کلی معاشی حالات کا منظر نامہ، نیز مختلف منظر نامے جن میں کووڈ-19 سے قبل اور بعد کے تجزیے کا احاطہ کیا گیا۔
- 3- حقیقی شعبے کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ جنوری 2020ء میں زری نمو کے تخمینے 2.9 فیصد سے نیچے چلے گئے ہیں، جس کی بنیادی وجہ گندم کے زیر کاشت رقبے اور چاول کی پیداوار کے تخمینے میں کمی تھی۔ بڑے پیمانے کی ایشیائی پر بات کرتے ہوئے بیان کیا گیا کہ دسمبر 2019ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیائی پیداوار میں 16.0 فیصد ماہ بہ ماہ اور 9.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جس کی بڑی وجہ چینی کی پیداوار میں اضافہ تھا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ چینی کی پیداوار کے اثرات کو چھوڑ کر، دسمبر 2018ء کے مقابلے میں دسمبر 2019ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیائی خاصی پست رہی، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دسمبر میں بڑے پیمانے کی ایشیائی کی نمونہ سبب و سبب البنیاد تھی اور اسے ٹیکسٹائل اور چمڑے کے برآمدی شعبوں کی بلند پیداوار، سیمنٹ کی مانگ میں اضافے نیز غذا، الیکٹرانکس، اسٹیل وغیرہ جیسے شعبوں میں تخفیفی رجحانات کے خاتمے سے تقویت ملی تھی۔

- 4- مزید برآں، یہ وضاحت کی گئی کہ طلب کے اظہاریوں کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ فروخت کا حجم پست ترین سطح سے بڑھنا شروع ہو گیا ہے، حالانکہ اب بھی کچھ صورتوں میں یہ منفی ہے۔ گاڑیوں کی فروخت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ 1000 سی سی سے کم کاروں اور رکشوں کی فروخت میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ تاہم، مجموعی طور پر، گاڑیوں کے شعبے کو کمی کا سامنا رہا، جس کی وجہ کئی عوامل کو قرار دیا جاسکتا ہے، جن میں قرضوں کی بلنداگت، حقیقی قابل تصرف

آمدنی میں کمی، شرح مبادلہ میں کمی اور فیڈرل ایکسائر ڈیوٹی (ایف ای ڈی) میں اضافہ شامل ہیں۔ مزید، اسٹاف نے آگاہ کیا کہ دسمبر مالی سال 20ء تک مشینری کی درآمد میں اضافہ ہوا ہے، جس کی بنیادی وجہ الیکٹریکل، تعمیراتی اور بجلی کے شعبے تھے۔ مزید برآں، اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ جنوری 2020ء میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر 29.0 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ کمیٹی نے مشاہدہ کیا کہ مشینری کی درآمدات میں اضافہ معیشت کے مذکورہ بالا شعبوں میں سرمایہ کاری میں اضافے کا آغاز ہے۔ اسی دوران، یہ بتایا گیا کہ صنعت اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں کی جانب سے پٹرولیم مصنوعات کی بتدریج بڑھتی ہوئی طلب حقیقی معاشی سرگرمی میں بتدریج اضافے کی جانب بھی اشارہ کر رہی تھی۔

5- عملے نے آگاہ کیا کہ ستمبر مالی سال 20ء کے بعد سے ایک اور اہم پیشرفت ملکی سینٹ کی فروخت میں مستقل اضافہ ہے، جس کی وجہ نجی اور سرکاری دونوں شعبوں میں تعمیراتی سرگرمیاں ہیں۔ مزید یہ بھی بتایا گیا کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں نمایاں اضافے سے نہ صرف سینٹ کے شعبے کو فائدہ ہوا ہے بلکہ اس سے تعمیرات سے منسلک سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

6- آخر میں، بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی صنعتوں میں روزگار کی صورت حال کے جائزے سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ مارچ تا جون مالی سال 19ء کے دوران زبردست کمی کے بعد، بالخصوص ٹیکسٹائل کے شعبے میں روزگار کے ضمن میں، رجحان الٹ گیا ہے، جو برآمدات کے بڑھتے ہوئے حجم سے ہم آہنگ ہے۔

7- مالی منڈی کے حالات کا عمومی جائزہ لیتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ دسمبر تا فروری مالی سال 20ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کی رفتار جاری رہی، جس میں جاری کھاتے کے خسارے میں کمی اور ڈیٹ سکیورٹیز میں جزدانی رقوم کی آمد نے حصہ لیا۔ اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے فارورڈ واجبات میں کافی کمی واقع ہوئی جس کی عکاسی زرمبادلہ کے بفرز کے ذخیرے میں اضافے سے ہوتی ہے۔ تاہم، یہ بھی بتایا گیا کہ اگرچہ جنوری مالی سال 20ء میں جزدانی سرمایہ کاری میں 1.4 ارب ڈالر کی رقوم کی آمد درج کی گئی لیکن مارچ 2020ء کے دوران بنیادی طور پر کورونا وائرس کی وبا پھیلنے کے باعث خطرے سے گریز کی وجہ سے جزدانی سرمایہ کاری میں رقوم کا اخراج دکھائی دیا۔

8- نجی شعبے کے قرضے کی تفصیلات پر بات کرتے ہوئے بتایا گیا کہ یکم جولائی تا 06 مارچ مالی سال 20ء کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں 243 ارب روپے کا اضافہ دکھائی دیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 554 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ نجی قرضے کے جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری کے اجزادوں میں ہی سست روی جاری رہی۔ جولائی تا جنوری مالی سال 20ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضے کم ہو کر 63.8 ارب روپے ہو گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 452.5 ارب روپے تھے۔ اسی طرح، معین سرمایہ کاری قرضوں میں جولائی تا جنوری مالی سال 20ء کے دوران 5.6 ارب روپے کی خالص کمی آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 48.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ مزید یہ کہ، مالی سال 20ء کے دوران نجی شعبے کو دیے گئے قرضے کا بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کی نوامکاری اسکیموں کی مدد میں تھا۔ ایک سوال پر، یہ واضح کیا گیا کہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں اسٹیٹ بینک کی نوامکاری اسکیموں کے ذریعے حاصل کیے گئے قرضوں کا حصہ بڑھ کر 50.5 فیصد ہو گیا ہے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 17.1 فیصد تھا۔

9- پھر اسٹاف نے کمیٹی کو بعد از کووڈ-19 کے حالات سے آگاہ کیا۔ یہ واضح کیا گیا کہ اس دھچکے سے جڑا سب سے بڑا مسئلہ عالمی منڈیوں میں پیدا ہونے والی غیر یقینی صورت حال ہے۔ چونکہ یہ انسانی صحت سے متعلق ہے، لہذا، یہ روایتی دھچکوں کے برعکس ہے جو مالی منڈیوں یا معیشت کے حقیقی شعبوں سے پیدا ہوئے تھے۔ چنانچہ، کووڈ-19 کے پیش نظر عالمی معاشی نقطہ نظر کافی غیر یقینی کا شکار ہے۔ مزید اس امر کی وضاحت کی گئی کہ اجناس کی قیمتوں، تیل کی بین الاقوامی قیمتوں، عالمی ایکویٹی اور پست کاروباری اور صرافیہ اعتماد میں کمی کے رجحان سے عالمی معیشت کی سست روی کے خطرات واضح ہیں۔ اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ عالمی ایشیا سازی کا پریزنٹنگ منیجر انڈیکس (پی ایم آئی) جنوری مالی سال 20ء کے 50.4 سے نمایاں کمی کے ساتھ فروری مالی سال 20ء میں 47.2 رہ گیا، اس کی بنیادی وجہ چین کے پی ایم آئی میں خاصی کمی تھی۔ مجموعی طور پر مالی منڈیوں کے اتار چڑھاؤ میں اضافہ ہوا ہے، تاہم، یہ اب بھی 2008ء کے عالمی مالی بحران کے دوران ہونے والے اتار چڑھاؤ سے کم ہے۔

10- عالمی حالات پر بات کرتے ہوئے، اس امر کی مزید وضاحت کی گئی کہ اقتصادی تعاون اور ترقی کی تنظیم (اوا سی ڈی) نے عالمی اقتصادی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے سال 20ء کے لیے اس کی عالمی جی ڈی پی نمو کی پیش گوئی میں نصف فیصدی درجے کمی کر دی ہے۔ اسی طرح، ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی) کے جائزے کے مطابق، کووڈ-19 وبا کی شدت کے مطابق، عالمی جی ڈی پی میں 0.1 فیصد سے 0.4 فیصد تک کمی آسکتی ہے۔ مزید، اے ڈی بی کے جائزے کی بنیاد پر، یہ واضح کیا گیا کہ پاکستانی معیشت کی زرخیز دیکر ایشیائی معیشتوں کے مقابلے میں نسبتاً پست ہے۔

11- مزید، کمیٹی کو عالمی اسٹاک مارکیٹوں میں مندی کے بارے میں بتایا گیا۔ یہ واضح کیا گیا کہ فروری مالی سال 20ء کے دوران کورونا وائرس وبا کے نتیجے میں عالمی ایکویٹی اشاریے میں 8.2 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ دنیا بھر کی تمام ایکویٹی منڈیوں کو خسارے کا سامنا کرنا پڑا ہے اور پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ کو بھی اس سے استثناء حاصل نہیں ہے۔

12- عالمی کرنسیوں کا عمومی جائزہ لیتے ہوئے، بیان کیا گیا کہ جنوری مالی سال 20ء میں ہونے والی گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس سے اب تک ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین، یورو اور مصری پائونڈ کی قدر میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، گذشتہ دو مہینوں کے دوران ڈالر کے مقابلے میں بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں کی قدر میں کمی آئی ہے۔ اسی طرح، کورونا وائرس کے عالمی معیشت پر بڑھتے ہوئے اثرات کو جذب کرنے کے لیے مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام کے تحت (جنوری مالی سال 20ء میں ہونے والی گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس سے اب تک) پاکستانی روپے کی قدر میں بھی 2.9 فیصد کمی آئی ہے۔

13- عالمی بانڈ منڈی میں تازہ ترین حالات پر بات کرتے ہوئے، یہ واضح کیا گیا کہ کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے بعد سے پاکستان کے خطرے کے پریمیم (5 سالہ کریڈٹ ڈیفالٹ سویپ پوائنٹس میں تبدیلی) میں اضافہ ہو گیا ہے لیکن دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مقابلے میں یہ اضافہ قدرے معتدل ہے۔ ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ جنوری 2020ء کے زری پالیسی فیصلے میں پالیسی ریٹ کو برقرار رکھنے کے بعد سے اب تک معکوس خط یافتہ مزید نیچے چلا گیا ہے جو پست شرح سود کی منڈی کی توقعات کی عکاسی کرتا ہے۔ توقعات خاصی حد تک فروری مالی سال 20ء میں جاری کردہ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے اعداد و شمار میں نمایاں کمی، بیرونی شعبے کی کیفیت میں بہتری، اور متعدد دوسرے مرکزی بینکوں کی زری زرمی کی عکاسی کرتی ہیں۔

14- مزید برآں، پاکستان کے تجارتی انحصار پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ وضاحت کی گئی کہ ایشیا ساز اور صارفنی ایشیا کے حوالے سے پاکستان کا زیادہ انحصار چین پر ہے۔ کورونا وائرس کی وبا پھوٹنے کے نتیجے میں چین سے آنے والی رسد میں تعطل پاکستان کی معاشی سرگرمیوں میں رکاوٹ کا سبب بن سکتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں وضاحت کی گئی کہ چین میں معاشی سرگرمیاں دوبارہ شروع ہو گئی ہیں اور اگر اس وبا پر قابو پایا جائے تو انہیں تقویت ملے گی۔ پھر اسٹاف نے مختلف منظر نامے پیش کیے جس میں عالمی جی ڈی پی، تیل کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کی مختلف النوع شدتوں پر مبنی جائزوں کو ملحوظ خاطر رکھا گیا تھا۔ تمام منظر ناموں میں یہ امکان ظاہر کیا گیا کہ مالی سال 20ء کے بقیہ عرصے پر جاری کھاتے کے اثرات بے ضرر رہیں گے، جس کا پس منظر تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اور قدرے دھیمی برآمدات ہیں۔ مزید برآں اسٹاف نے مطلع کیا کہ تریلیات زر مستحکم رہنے کی توقع ہے، تاہم مالی سال 20ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تھوڑی سی تخفیف متوقع ہے۔ نتیجتاً، مالی سال 20ء کی حقیقی جی ڈی پی نمو 3.5 فیصد کے سابقہ تخمینے سے کافی کم رہنے کا امکان ہے۔ تاہم مالی سال 21ء کی جی ڈی پی نمو میں بہتری کی توقع ہے بشرطیکہ کورونا وائرس کا اثر مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی تک محدود رہے۔ کمیٹی کے کچھ ارکان کے خیال میں یہ منظر نامہ خاصا جارحیت پسندانہ ہے اور عالمی سطح پر معاملات اس قدر مائل بہ استحکام نہیں ہیں۔ یورپ، امریکہ، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں برآمدات بری طرح متاثر ہوں گی اور تریلیات زر میں بھی کمی آسکتی ہے۔

15- پھر اسٹاف نے معاشی ترقی پر مہنگائی اور شرح سود کے اثرات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس بات سے بھی آگاہ کیا گیا کہ آگے چل کر تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کا مہنگائی پر مثبت اثر پڑے گا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ گذشتہ چند ہفتوں میں تیل کی عالمی قیمتوں میں خاصی کمی ہوئی ہے اور دنیا کی معاشی صورت حال کے پیش نظر یہ قیمتیں پست رہنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، کمیٹی کو یہ بتایا گیا کہ یکم مارچ سے 17 مارچ مالی سال 20ء کے دوران کورونا وائرس کے سبب سولہ مرکزی بینکوں نے شرح سود کو گھٹا دیا۔ اس امر کی بھی نشاندہی کی گئی کہ ترقی یافتہ معیشتوں نے شرح سود میں بڑی حد تک کمی کی جبکہ ابھرتی ہوئی معیشتوں نے محتاط رویہ اختیار کرتے ہوئے شرح سود میں قدرے کم تخفیف

کی۔ کورونا وائرس کے حوالے سے عالمی مالیاتی رد عمل پر بات کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا تھا کہ اس بحران سے نبرد آزما ہونے کے لیے مرکزی بینکوں کی زری زری کے ساتھ ساتھ معقول مالیاتی تسلسل کی بھی ضرورت ہے۔

16- مزید برآں، کمیٹی کو اسٹیٹ بینک کے شرح سود سے ہٹ کر دیگر اقدامات کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ اول، عارضی اقتصادی نوامکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) متعارف کرائی گئی تاکہ کورونا وائرس کے عالمگیر اثرات سے منسلک افراطی کے اس دور میں ملک میں نئے صنعتی پونٹس کے قیام کے لیے رعایتی نوامکاری فراہم کر کے معیشت کو عارضی سہارا دیا جائے۔ یہ بھی واضح کیا گیا تھا کہ اس سے ملک میں اشیا سازی کی سرگرمیوں کو تقویت ملے گی۔

17- دوم، کمیٹی کو کووڈ-19 کے اثرات سے نبرد آزما ہونے کے لیے نوامکاری اسکیم (آر ایف سی سی) کے بارے میں بھی بتایا گیا۔ اس سہولت کے تحت اسٹیٹ بینک اسپتالوں اور طبی مراکز کو نئے درآمدی اور ملک میں تیار ہونے والے طبی آلات کی خریداری کی غرض سے مخصوص مدت کے لیے نوامکاری سہولت فراہم کرے گا، تاکہ کووڈ-19 کے خلاف ان آلات کو استعمال کیا جاسکے۔ یہ وضاحت کی گئی تھی کہ وہ تمام اسپتال اور طبی مراکز جن کا متعلقہ وفاقی / صوبائی طبی ایجنسیوں / کمیشنوں میں باقاعدہ اندراج ہے اور کووڈ-19 پر قابو پانے اور اس کے خاتمے کے لیے مصروف عمل ہیں، وہ اس سہولت کو حاصل کرنے کے اہل ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ اس سہولت میں اسٹیٹ بینک کی نوامکاری کی شرح صفر فیصد ہوگی تاکہ صارف کے لیے شرح کم سے کم ہو۔ تفصیلی غور و خوض کے بعد کمیٹی نے ان نوامکاری سہولتوں کو جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔

18- مہنگائی پر تبادلہ خیال کے دوران یہ بتایا گیا کہ قومی سطح پر سال بسال مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جنوری مالی سال 20ء میں 14.6 فیصد سے کم ہو کر فروری مالی سال 20ء میں 12.4 فیصد ہو گئی۔ اسی طرح شہروں میں سال بسال مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جنوری مالی سال 20ء میں 13.4 فیصد سے کم ہو کر 11.2 فیصد ہو گئی اور دیہات میں سال بسال مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جنوری مالی سال 20ء میں 16.3 فیصد سے کم ہو کر 14.2 فیصد رہ گئی۔ فروری مالی سال 20ء میں مہنگائی میں کمی کو تلف پذیر اور غیر تلف پذیر اشیا کی قیمتوں میں اعتماد سے منسوب کیا جاتا ہے، جس کی وجہ تلف پذیر اشیا کی معقول غذائی رسد اور منڈی کی بے ضابطگیاں قابو کرنے انتظامی اقدامات ہیں۔ قومی مہنگائی پر بات کرتے ہوئے اس بابت آگاہ کیا گیا کہ فروری مالی سال 20ء کے دوران شہروں اور دیہات میں سال بسال قومی مہنگائی بالترتیب 8.0 اور 9.4 فیصد درج کی گئی۔ قومی مہنگائی میں اس اضافے کا بنیادی سبب شہروں اور دیہات دونوں میں خدمات میں بلند مہنگائی ہے۔

19- مزید برآں اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ حالیہ کیفیات کے تناظر میں مالی سال 20ء کے دوران اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 11.0 سے 12.0 فیصد کی سطح پر رہنے کی توقع ہے۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ مالی سال 21ء میں قومی سطح پر مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں مزید کمی آنے کی توقع ہے۔ تاہم یہ وضاحت کر دی گئی تھی کہ مالی سال 21ء کے لیے پیشگوئی پر نظر ثانی کا امکان موجود ہے، جو مالی سال 21ء کے وفاقی میزانیے میں اعلان کردہ ٹیکس اقدامات، پوٹیلٹی نرخوں، تیل کی عالمی قیمتوں اور دیگر تبدیلیوں پر منحصر ہوگا۔

زری پالیسی پر سرویز کے نتائج

20- اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ تیل کی ملکی قیمتوں میں کمی کے بعد اعتماد صارف سروے (سی سی ایس) کا انعقاد مارچ 2020ء کے پہلے ہفتے کے دوران کیا گیا تھا۔ تاہم، یہ واضح کیا گیا کہ سروے مکمل ہونے کے بعد کورونا وائرس سے متعلق کچھ تبدیلیاں آئی تھیں۔ یہ بتایا گیا کہ اعتماد صارف کے حالیہ سروے میں تمام اشاریوں یعنی غذا، توانائی اور غیر غذائی غیر توانائی میں صارف مہنگائی کی توقعات بڑی حد تک کم ہوئی تھیں۔ مہنگائی کی توقعات کی مقداری پیمائش کے نتائج پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ جنوری 2020ء کی لہر کے مقابلے میں حالیہ لہر میں مہنگائی کی توقع خاص کم ہے۔

21- مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ فیصلے کی توقع کے حوالے سے بلومبرگ مارکیٹ سروے کے بارے میں اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا۔ جس میں یہ واضح کیا گیا کہ 55 فیصد افراد پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس جبکہ 30 فیصد افراد 100 بی پی ایس پوائنٹس کی تخفیف کی توقع کر رہے تھے۔ ایک سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا کہ یہ نتائج اس ماہ کے اوائل میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے "دیگر پیشگوئی کنندگان کے سروے" سے مطابقت رکھتے ہیں۔

ماڈل پر مبنی جانچ

22- کورونا وائرس کی وبا پھوٹنے کو مد نظر رکھتے ہوئے، تحقیقی اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو اس بابت آگاہ کیا کہ ایف او ایم سی نے ہنگامی بنیادوں پر شرح سود میں کمی سے متعلق ماڈل میں اضافی مفروضے اور اوسط شرح مبادلہ کی سمت کو شامل کر لیا ہے تاکہ شرح مبادلہ کے حالیہ رد و بدل میں مطابقت پیدا کی جاسکے۔

23- بنیادی مفروضوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے سہ ماہی کے اختتام تک مہنگائی کی جانچ کے لیے فروری 2020ء میں مہنگائی کی توقع اور مہنگائی فی الواقع اعداد و شمار اور ناؤ کاسٹنگ مفروضوں کا موازنہ پیش کیا، جسے جنوری 2020ء میں منعقدہ زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں استعمال کیا گیا تھا۔ اسٹاف نے مہنگائی کے تخمینوں کی سمت کے اعداد و شمار اور مستقبل میں پالیسی شرح سود کی سمت کے درمیان فرق کے مضمرات پر بات کی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ چونکہ مہنگائی کے اعداد و شمار توقع سے زیادہ بلند رہے ہیں، لہذا اس کے اثرات نہ صرف اس سال مہنگائی کے تخمینوں تک محدود رہے بلکہ مستقبل میں مہنگائی کی سمت میں بھی معتدل تبدیلی کا عامل بنے۔ نتیجتاً ماڈل مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے اختتام تک پالیسی ریٹ میں تھوڑا اضافہ تجویز کرتا ہے۔

24- یہ بیان کیا گیا کہ اگرچہ مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کے لیے مہنگائی کے تخمینوں کو تھوڑا سا بڑھا دیا گیا ہے، تاہم مالی سال 20ء کے نظر ثانی شدہ تخمینے مالی سال 20ء کے لیے مہنگائی کے 11 سے 12 فیصد کے تخمینے کے اندر ہی رہے اور وسط مدت میں 5 سے 7 فیصد کی طرف بتدریج گامزن رہیں گے۔ لہذا، وسط مدت میں مہنگائی کی سمت بڑی حد تک ویسی ہی رہی جیسے زری پالیسی کمیٹی کے سابقہ اجلاس کے موقع پر تھی۔ اس ماڈل میں پالیسی ریٹ میں کچھ تبدیلیاں تجویز کی گئیں، تاکہ انکورڈ انٹرسٹ ریٹ پیریڈ کی تبدیل شدہ صورت حال اور مالی سال 21ء کے لیے عمومی مہنگائی کے تخمینے میں معتدل اضافے سے مطابقت کی عکاسی ہو سکے۔

25- آخر میں اسٹاف نے تبادلہ منظر ناموں کی بنیاد پر مختلف تخمینے پیش کیے جو: (i) نامیہ شرح مبادلہ، (ii) تیل کی عالمی قیمتوں، (iii) کورونا وائرس کے دھچکے کی بنا پر نمو کی جانچ، اور (iv) مہنگائی کے ہدف کے درمیانی نقطے پر جلد پہنچنے کے لیے شرح سود کے پیمانہ بند منظر نامے کے لیے تھے۔ بعد ازاں کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی ریٹ پر ان کے ممکنہ مضمرات کے حوالے سے غور و فکر کیا۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

26- بحث و مباحثے کے بعد ارکان نے پالیسی ریٹ کے فیصلے پر ووٹ دیا۔

27- زری پالیسی کمیٹی نے 10 میں سے 6 ارکان کی اکثریت رائے سے پالیسی ریٹ 75 بی پی ایس کم کرنے کا فیصلہ کیا، 2 ارکان 75 بی پی ایس سے کم تخفیف کے حامی تھے جبکہ 2 ارکان پالیسی ریٹ 75 بی پی ایس سے زیادہ گھٹانے کے حق میں تھے۔

28- اس کے بعد کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

29- زری پالیسی کمیٹی نے درج ذیل فیصلے کیے۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ کو 75 بی پی ایس کم کر کے 12.50 فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان 17 مارچ 2020ء منظور کیا جاتا ہے۔
